© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

ہمارے روزے، عیدین اور حج

عبدیت اور عبادت ایک ہی لفظ سے بنے ہیں اور ان کا معنی اور مفہوم بھی ایک جیسا ہے یعنی بندہ ہونا اور بندگی کرنا، جب آدمی عبدیت چھوڑ دے تو عباد بھی بے معنی ہو جاتی ہے اور عبدیت اس وقت اللہ کے ہاں قابل قبول ہے جب اس کے دیئے گئے معیار اور نمونہ سید المرسلین خاتم النبیین والمعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکام اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہو۔ کتاب لاریب قرآن مجید میں لکھا ہے کہ کافر لوگ دوسرے غلط اعمال اور کفریہ روش کے علاوہ دنوں اور مہینوں کو آگے پیچھے اور ان میں اپنی مرضی سے ترمیم و تنسیخ کیا کرتے ہیں اور یہ بڑا کفر تھا۔ ''اِنَّمَاالنَّسِیْءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ'' نبی مکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر اعلان فرمایا تھا کہ اب مہینوں کا ہیر پھیر نہیں ہوگا۔ اب اوقاتِ ماہ و سال اپنی درست روش پر آ گئے ہیں۔ اس طرح بہت سارے اصولی احکام طے فرمائے۔ آنجناب ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو دین کا مرکز قائم فرمایا تھا، اسے خلفائے اسلام نے قائم رکھا اور یہ مختصر عرصہ نہیں تھا۔ فرمانِ فیض نشان کہ اب نبوت ختم ہوگئی ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا البتہ خلفاء ہوں گے وَیَکْثُرُوْنَ اور وہ کثیر تعداد میں ہوں گے۔ ہمارا خیال ہے جب تک خلافتِ اسلام قائم رہی اس طویل بابرکت عرصہ میں ماہ و سال کا درست نظام قائم رہا مگر جب نظامِ خلافت ہی میں کمزوری آ گئی اور شخصی ذاتی حکمرانی قائم ہوتی گئی تو ماہ و سال کا نظم بھی خواہشاتِ نفسی کے تابع ہوتا گیا۔ مصر میں فاطمی حکمرانوں نے اپنا الگ نظام قائم کیا اور دوسرے علاقوں میں بھی ایسا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آج نام کو تو ہم فرمان نبوی چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار (یعنی عید) کرو اور اِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِیْنَ اگر مطلع صاف نہ ہو بادل ہوں یا گرد و غبار ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ ہم زبانی کلامی تو اس فرمان نبوی کو مانتے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر پختہ مسلمان بنتے ہیں مگر کبھی غور کیا کہ غُمَّ عَلَیْکُمْ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اگر یہ صورت نہ ہو تو چاند سر کی آنکھوں سے دیکھنا ضروری ہے۔

حقیقت میں اس وقت مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کی بڑی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نہ عیدین اپنے وقت پر ہو رہی ہیں نہ حج اور ہدی حج اپنے وقت پر۔ سب کچھ ہی تو خواہشاتِ نفس پر قربان کر دیا گیا ہے آپ کہہ سکتے ہیں وہ کیسے، تو عرض ہے کہ ۱۲؍نومبر ۲۰۰۴ء کی شام چاند مطلع افق سے غروب ہو کر کئی منٹ گزر چکے ہیں تو مکہ مکرمہ میں ہلال عید الفطر کیسے نظر آ سکتا ہے اب جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں شب عید کا اعلان ہوگا تو حرمین کے تقدس پر جان قربان کرنے کا عزم رکھنے والا مسلمان اس کی پیروی کیوں نہ کرے گا اور عرب ممالک میں اعلان عید کیوں نہ ہوگا۔ ۱۲؍نومبر ۲۰۰۴ء کی شام پوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنیا میں امکان رؤیت نہیں تھا ایک فیصد بھی نہیں مگر اعلان کر دیا گیا۔ ڈاکٹر ایم ایم قریشی مشیر سائنسی مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کی روایت کے مطابق سعودی عرب نے ایک شاہی فرمان جاری کیا ہے کہ مطلع افق سے چاند اگر سورج سے پہلے غروب ہوگا تو پہلی شب یعنی رؤیت ہلال کا اعلان نہیں ہوگا۔ اس پر بندہ کو بے حد خوشی ہوئی تھی کہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ میں نے لکھا کہ اس بار اسی وجہ سے عرفہ کے دن (۹/ذی الحجہ) ہی کو حج ادا ہوگا ان شاءاللہ اور یہی بات ہلال شوال کی تھی مگر شوال ۱۴۲۵ھ کے چاند کا مکہ مکرمہ میں ۱۲/نومبر کو اعلان ہوا جبکہ غروب شمس ۹ منٹ پہلے وہ غروب ہو چکا تھا۔ ع...........اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ایسی صورت میں ہلال ذی الحجہ کی درستی کی کیا امید کی جاسکتی ہے۔ ہم پھر ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہے ہیں کہ ۱۰/جنوری ۲۰۰۵ء کی شام مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ میں چاند کی عمر تین گھنٹے سے کم ہوگی اور وہ سورج غروب ہونے سے ۳ یا ۵ منٹ پہلے غروب ہو چکا ہوگا۔ جب چاند موجود ہی نہیں تو رؤیت کیا خاک ہوگی؟ ریاض، کراچی اور گوادر میں سورج سے تقریباً ۱۰ منٹ پہلے، لاہور، چارسدہ، پشاور اور جھنگ میں تقریباً ۱۹ منٹ پہلے اسی طرح طرابلس، مراکش، رباط اور لندن میں بھی چاند پہلے غروب ہو چکا ہوگا اور سورج بعد میں غروب ہوگا۔ اب یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی کہ وہ کون سا ہلال ہے، جو سورج کی موجودگی میں ہی نظر آئے یا یہ چاند خود غروب ہو چکا ہے اور پھر بہ شکل ہلال نظر آئے۔ اللہ کرے سعودیہ میں شاہی فرمان پر عمل ہو جائے۔ اور شاہی فرمان کی اللہ کے ہاں کیا حیثیت ہے! اللہ کرے شاہِ دوجہاں، سرورِ کونین، سید الثقلین ﷺ کے فرمان پر عمل ہو جائے۔ تو مختصر یہ ہے کہ تمام دنیا جہان میں ۱۰/جنوری کو ہرگز ہرگز رؤیت ہلال ممکن نہیں، لہٰذا ۱۰/جنوری کی شام اس کا اعلان غلط ہوگا اور ۱۱/جنوری ۲۰۰۵ء کی شام ہر لحاظ سے درست ہوسکتا ہے یعنی اگر مطلع صاف ہوا تو ۱۱/جنوری کی شام ہلال نظر نہیں آسکتا، اس شام اس کی عمر بھی پوری ہوگی غروب شمس وقمر کا فرق بھی ٹھیک ہے، ارتفاع قمر بھی درست ہے اور زاویہ مابین النیرین بھی بالکل ٹھیک ہے۔

ہلال عید الفطر کے بارے میں ۱۲/نومبر کی طرح ۱۰/جنوری کی شام بھی دنیا کے کسی خطے میں ہلال نظر آنا ممکن نہیں اور یہ عرض کر دوں کہ مثبت سے منفی زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ ۱۰/جنوری ۲۰۰۵ء کو ہرگز نظر نہ آنے والا ہلال ضروری نہیں کہ ۱۱/جنوری کو نظر آجائے۔ اگر مطلع ابر آلود ہو یا اسی طرح کے فلکی احوال ہوں تو حدیث نبوی ﷺ **فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُم** کی وجہ سے گنتی پوری کریں گے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ تمام اہل نظر حضرات سے درخواست کریں کہ ۱۰/جنوری ۲۰۰۵ء کی شام ہلال کو خوب تلاش کریں۔ سرزمین پاک حرمین شریفین میں موجود لاکھوں زائرین وحجاج کرام سے بھی یہی درخواست ہے کہ ۱۰/جنوری کی شام چاند کو خود ڈھونڈیں۔ علماء کرام اور دیگر قدیم وجدید علوم کے حامل حضرات سے بھی یہی درخواست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ براہ کرم بذات خود ۱۰؍جنوری ۲۰۰۵ء کی شام چاند کو ڈھونڈیں۔ چاند کی صرف شہادت پر اعتماد نہ کریں کیونکہ چاند بصورت ہلال موجود ہی نہ ہوگا۔ پھر اگر کوئی شخص چاند کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا دعویٰ کرے اور اس کی شہادت دے تو اسے راسخ فی العلم علمائے کرام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ فاسق فاجر کی شہادت تو قبول ہی نہیں تاہم علماء حضرات شہادت دینے والے کو اپنی بیوی کو تین طلاق کا حلف دلائیں اور اس پر طلاق کی حقیقت بھی واضح کریں۔ پھر دیکھیں پاگل مجنون ہی جھوٹی گواہی دے گا۔ زندگی کی ساری عبادتوں کی انتہا فریضۂ حج ہے۔ بلکہ حج تو شعائر اسلام ہے۔ اور لاکھوں اہل ایمان جن میں سے اکثریت غریب متوسط طبقہ سے تعلق رکھتی ہے اپنی زندگی بھر کی پونجی اس مقدس سفر پر قربان کر دیتی ہے بلکہ ان کی زندگی کی محبوب ترین حسرت اور خواہش زیارت حرمین شریفین اور فریضۂ حج کی ادائیگی ہوتا ہے۔ پھر یہ عجب بات ہے کہ ان لاکھوں حجاج کو ۹؍ذی الحجہ یوم عرفہ کے بجائے عملاً ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں حاضری لگا کر ۹؍ذی الحجہ سے پہلے ہی میدان عرفات سے مزدلفہ اور منیٰ روانہ کر دیا جاتا ہے۔ ۹؍ذی الحجہ کو اگر حاضری نہیں تو اسے حج کیسے کہا جا سکتا ہے اور عمرہ بھی شمار نہیں کیا جا سکتا کہ عمرہ ان تاریخوں میں جائز نہیں۔

آخر میں اپنے شروع والے الفاظ پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ عبدیت عبادت کی بنیاد ہے۔ بغیر نیت کے ایک شخص لاکھوں سجدے کر لے اسے فرض نماز کا اجر نہیں ملے گا بلکہ فریضہ اس کے ذمہ رہ جائے گا۔ لہٰذا نیت کریں کہ ہم عبد ہیں۔ بندے ہیں اور بندہ وہی ہوتا ہے جو مالک کی مرضی پر چلے' تو ہمارے مالک، خالق، رب العالمین ہیں۔ ان کی مرضی ہمیں محبوب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے معلوم ہوئی۔ تمام عبادات ان کے حکم اور اسوہ کے مطابق ادا شمار ہوں گی۔ حج بھی، قربانی بھی، روزے بھی، سب عبادات ان کے حکم اور اسوہ کے مطابق ادا شمار ہوں گے اور آنحضور ﷺ کا حکم عینی رؤیت کا ہے علمی رؤیت کا نہیں۔ عینی رؤیت کا معنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ نیومون (علمی چاند) نہیں۔ ہلال' یعنی کریسنٹ نظر آنے والا چاند عربی لغات میں دیکھیں' ہلال اسی چاند کو کہتے ہیں جو اپنے وجود کو ظاہر کر دے۔ نیومون (New Moon) چاند کا علمی وجود اور کریسنٹ مون (Cresent Moon) اپنے وجود کے اظہار کرنے والے چاند کو کہتے ہیں۔ الحمدللہ کسی عالم کا آج تک ایسا فتویٰ دیکھا نہ سنا کہ نیومون (علمی چاند) کی گواہی رؤیت ہلال کہلاتی ہے مگر آج عملاً اکثر عرب ممالک میں' خصوصاً سعودی عرب میں نیومون پر ہی اعلان رؤیت کیا جا رہا ہے اہل تحقیق حضرات اس بات کو جانتے ہیں جن تک ابھی یہ بات نہیں پہنچی' ان کو صلائے عام ہے:

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں' زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں' چراغ میرا ہے رات ان کی

© rasailojaraid.com